بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مُردہ نہ کہو، وہ تو زندہ ہیں مگر تم کو خبر نہیں (البقرہ، ۱۵۴)

سید الشہداء

حضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر حمزہ

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

تالیف سید جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی

(مفتی شافعیہ، مدینہ منورہ)

امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعت کونسل (ٹرسٹ)

ایل-۱۹۵، سیکٹر ۵-ایم، نزد سحر سینٹر، جامع مسجد امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، کالا اسکول، نارتھ کراچی۔ کراچی

ہمدانی ذخیرہ کتب

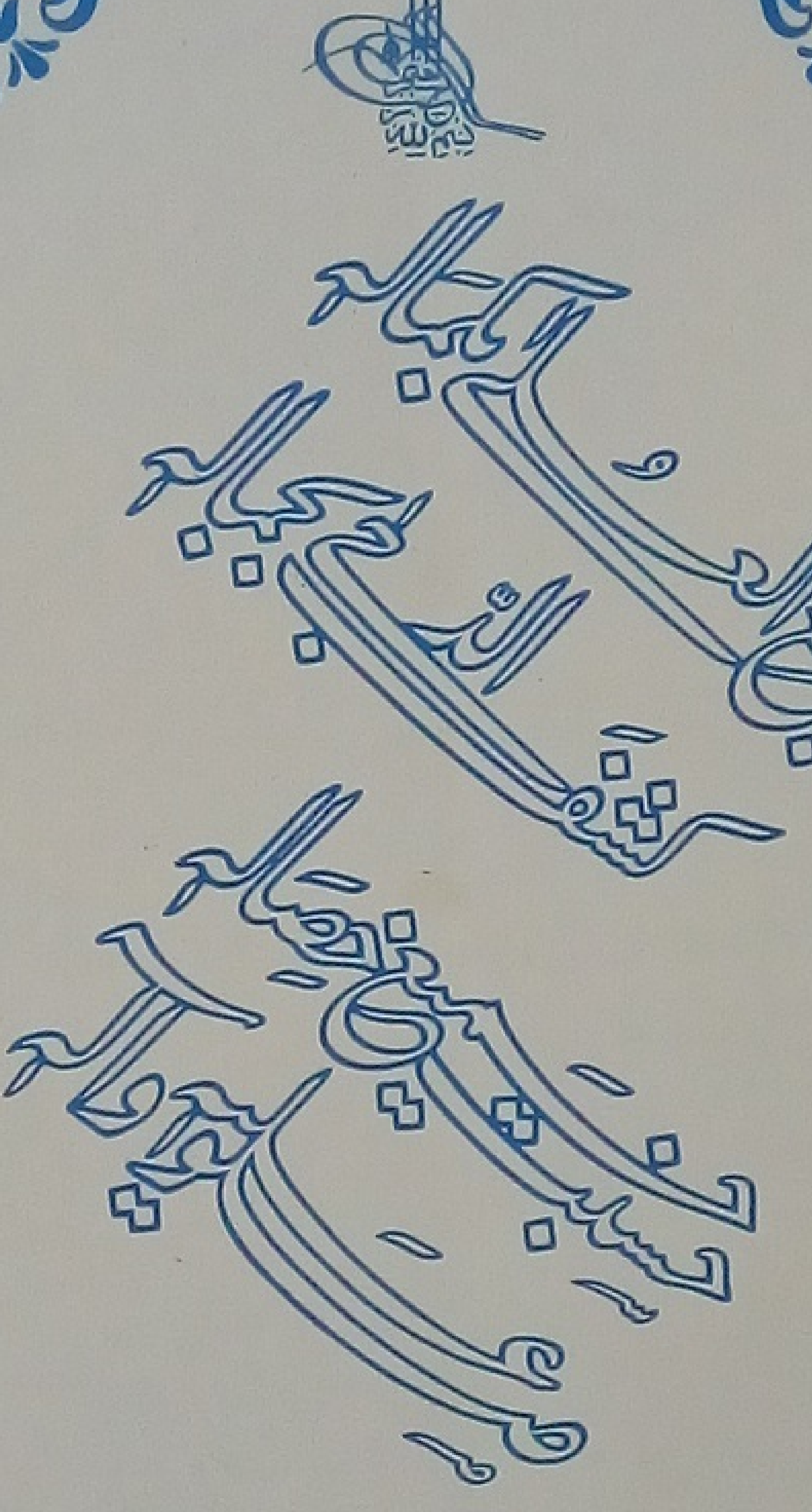

سلام

○------سلام اس پر جو مشرف باسلام ہو کر سہارا بنا

○------سلام اس پر جو اللہ کا شیر تھا

○------سلام اس پر جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دست و بازو تھا

○------سلام اس پر جس نے اسلام کا برملا اعلان کیا

○------سلام اس پر جو بے باک و نڈر تھا

○------سلام اس پر جس نے ابو جہل کی سرکوبی کی

○------سلام اس پر جس نے ہجرت کا شرف حاصل کیا

○------سلام اس پر جس نے غزوہ بدر میں شجاعت و بہادری کے جوہر دکھائے

○------سلام اس پر جس نے غزوہ احد میں جاں بازی و جاں نثاری کا حق ادا کر دیا

○------سلام اس پر جس کا سینہ پاک چاک کر دیا گیا

○------سلام اس پر جس کے دل و جگر ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے

○------سلام اس پر جس کے جنازے پر سرکار دو عالمؐ نے آنسو نچھاور کیے

○------سلام اس پر جس کے فضائل و کمالات کی کوئی انتہا نہیں

○------سلام اس پر جس کا پیکر ناز نیں اب بھی تر و تازہ اور معطر ہے

○------سلام اس پر جو ہمارے سلام کا جواب دیتا ہے

○------سلام اس پر جس کے مزار مبارک کی زیارت بڑی سعادت ہے

○------سلام اس پر جس کی یاد وجہ سکون و طمانیت ہے

○------سلام اس پر جس کی شہادت رشک صد حیات ہے

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نہ پیوستم دریں بستاں سرا دل
ز بند این و آں آزادہ رفتم
چو باد صبح گردیدم دمے چند
گلاں را آب و رنگے دادہ رفتم

زندگی وہی زندگی ہے جو محبوب کے قدموں پر قربان کردی جائے------- سلام ان پر جو قربان ہوگئے------- سلام ان پر جو فدا ہوگئے!------- سلام ان پر جو نثار ہوگئے------- سلام ان پر جو جینے کا سلیقہ سکھا گئے!------- سلام ان پر بلندیاں جن پر رشک کرتی ہیں------- سلام ان پر روشنیاں جن پر نچھاور ہوتی ہیں!------- سلام ان پر فردوس بریں جن پر ناز کرتی ہے۔

ہاں چودہ سو برس پہلے چشم فلک نے شہیدوں کے سردار، جاں نثاروں کے سرتاج حضرت امیر حمزہ بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا تھا جو تاجدار دو عالم ﷺ کے پیارے چچا اور رضاعی بھائی تھے------- غیور، نڈر، بہادر، سخی، خوش اخلاق و دل نواز------- اعلان نبوت سے قبل ۶۱۱ء (یا ۶۱۵) میں مشرف باسلام ہوئے، دین کو تقویت ملی، دشمنان اسلام سہم گئے------- آپ نے گستاخان رسول کے منہ میں لگام دی------- گستاخ رسول ابوجہل نے جب گستاخی کی تو اس کے سر پر اس زور سے کمان ماری کہ سر پھٹ گیا۔

آپ نے اپنے عمل سے بتایا کہ گستاخ رسول خواہ سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو کسی رعایت کا مستحق نہیں بلکہ عبرت ناک سزا کا مستحق ہے------- حضور انور ﷺ نے ۲ھ

(۶۲۳ء) میں آپ کو اسلام کا پہلا جھنڈا عطا فرما کر سیف البحر کی طرف روانہ کیا۔۔۔۔۔۔۔ آپ پہلے مجاہد ہیں جنھوں نے سرور عالم ﷺ کے حکم پر دشمنان اسلام کے خلاف تلوار چلائی۔

مدینہ منورہ ہجرت کے بعد ابھی مہاجرین نے قدم نہ جمائے تھے کہ دشمن ۲ھ (۶۲۴ء) میں مکہ معظمہ سے دور دراز کا سفر طے کر کے مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر مقام بدر پہنچ گیا اور عظیم معرکہ پیش آیا جس میں صحابہ نے بہادری کے جوہر دکھائے' حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بے جگری سے لڑے' ان کے فرق اقدس پر شتر مرغ کا پر لگا ہوا تھا' حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دودھاری تلوار سے دشمنان اسلام کو جہنم رسید کر رہے تھے۔ غزوہ بدر میں ابوجہل مارا گیا' حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ھند (زوجہ ابوسفیان) کا باپ عتبہ اور جبیر بن مطعم کا چچا مارے گئے' مسلمانوں کو حیرت ناک کامیابی نصیب ہوئی' دشمن نامراد واپس لوٹا مگر اب جذبہ انتقام اور بھڑک اٹھا چنانچہ دوسرے ہی سال ۳ھ/۶۲۵ء میں دشمن تیاری کر کے مدینہ منورہ کے بالکل قریب میدان احد آن پہنچا اور غزوہ احد کا عظیم معرکہ پیش آیا۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بڑی بہادری سے لڑے' ۳۱ دشمنان رسول کو واصل جہنم کیا۔ ابوجہل کا بیٹا عکرمہ' ھند (زوجہ ابوسفیان) اور جبیر بن مطعم نے جوش انتقام میں اپنے حبشی غلام وحشی کو لالچ دے کر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر آمادہ کیا' وحشی نیزہ بازی میں بہت ماہر تھا' چھپ چھپا کر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گیا اور ان کے پیٹ پر تاک کر اس زور سے نیزا مارا کہ آرپار ہو گیا پھر بھی آپ وحشی کی طرف شیر کی طرح جھپٹے مگر زخموں سے نڈھال گر پڑے اور جان عزیز جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!۔۔۔۔۔۔

یہ المناک حادثہ ماہ شوال ۳ھ/۶۲۵ء (یا ۴ھ/۶۲۶) میں پیش آیا۔

وحشی غلام' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے قریب آیا' آپ کا پیٹ چاک کیا' کلیجہ نکالا اور ہند کے آگے لا کر رکھ دیا اس نے جوش انتقام میں دانتوں سے چبا ڈالا' نگل نہ سکی اگل دیا' پھر نعش مبارک کے قریب آکر سخت بے حرمتی کی۔ اناللہ وانا الیہ

راجعون!------ یہ وہی ھند ہے جس کو میدان احد میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اس لیے قتل نہ کیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور اس تلوار کی شان کے لائق نہ تھا کہ وہ ایک عورت کے خون سے آلودہ ہوتی' اس کے سر پر تلوار رکھ کر آپ نے ہٹالی مگر کیا معلوم تھا کہ یہی عورت' حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا دردناک سلوک کرے گی------ اللہ اکبر! خاندان نبوت نے اسلام کی راہ میں کیسے کیسے ظلم و ستم سہے اور عظیم قربانیاں پیش کیں۔ مولیٰ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کو بھی رنج و محن کی راہ سے گزارا تاکہ یہ سونا تپ کر اور نکھر جائے' چمک جائے اور سارے عالم کو چمکا دے!

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا زخموں سے چور جسم نازنیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھا گیا' اللہ اللہ کیسا جگر خراش منظر ہوگا:-

اے دل! بہوس بر سر کارے نہ رسی
تاغم نخوری بغمگسارے نہ رسی
تاسودہ نہ گردی چو حنا در تہہ سنگ
ہرگز بکف پائے نگارے نہ رسی

یہ دل گداز منظر دیکھ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل پڑے' خوب آنسو بہائے:-

کسی صورت سے بھولتا ہی نہیں
آہ! یہ کس کی یادگاری ہے!
کیا کہوں "ان کی" بیقراری کی
بیقراری سی بیقراری ہے!

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک سامنے رکھی ہے اور تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شدت غم سے فرما رہے ہیں:

اے رسول اللہ کے چچا!

اے اللہ اور رسول اللہ کے شیر!

اے حمزہ!

اے نیک کام کرنے والے!

اے حمزہ!

اے مصیبتوں کو دور کرنے والے!

اے حمزہ!

اے رسول اللہ کا دفاع کرنے والے!

اور صحابی رسول حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارہے ہیں:۔

"حمزہ کی جدائی سے جگر کانپ اٹھے ------ایسا صدمہ کوہ حرا کو بھی پہنچتا تو اس کی چٹانیں لرز اٹھتیں------جنگ کے دن جب نیزے ٹوٹ رہے ہوں-------وہ اپنے حریف کو موت کے گھاٹ اتارتے تھے------تو جب ان کو ہتھیار لگائے فخر سے چلتا ہوا دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا جیسے خاکستری رنگ اور مضبوط پنجوں والا ایال دار شیر چلا آرہا ہے------جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں------انہوں نے موت کے منہ میں چھلانگ لگائی------انہوں نے جب موت کو گلے لگایا تو ان کے فرق اقدس پر شتر مرغ کے پر کا نشان لگا ہوا تھا--------وہ مجاہدین کی اس جماعت میں تھے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا اور جان کی بازی لگا دی۔"

ہاں، امیر حمزہ، سینہ چاک، دل فگار اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے------پیمان وفا پورا کیا، محبت کا حق ادا کیا------جان جاناں کے قدموں پر جاں عزیز قربان کردی اور جاتے جاتے عاشقوں کو یہ پیغام دے گئے------دیکھنا! جب خلوص و محبت سے اسلام کا پیغام لے کر آگے بڑھو تو ڈرنا نہیں، بڑھتے چلے جانا------دیکھنا! کوئی

گستاخ رسول شان رسالت مآب ﷺ میں زباں درازی کرے تو اس کا سر پھوڑ دینا کہ یہ سر اسی لائق ہے------دیکھنا! کوئی گستاخ رسول' دامن رسالت مآب ﷺ تار تار کرنے آگے بڑھے' مرجانا' ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا مگر دامن مصطفےٰ ﷺ پر آنچ نہ آنے دینا------

آج بھی یہ صدائیں گونج رہی ہیں' سننے والے کان سن رہے ہیں!

جب میدان احد سے سرور عالم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدینہ منورہ تشریف لائے تو کہرام مچا ہوا تھا' انصار کی خواتین اپنے اپنے شہیدوں پر آنسو بہا رہی تھیں مگر اس جاں نثار' وفا شعار پر صرف وہ کریم آنسو بہا رہا تھا جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر گناہ گار امیوں کے لیے دعائیں کیا کرتا تھا------اچانک یہ آواز آئی "کیا حمزہ کا کوئی رونے والا نہیں؟"------یہ آواز بجلی بن کر سب دلوں پر گری اور رونے والے امیر حمزہ پر بھی خوب روئے------پھر جب کوئی جاں بحق ہوتا تو پہلے امیر حمزہ کی یاد میں آنسو بہائے جاتے پھر جانے والے کا غم کیا جاتا:-

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز
پھر ترا وقت سفر یاد آیا

غزوہ احد میں شہید ہونے والوں کی شہادت قبول ہوئی' اللہ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں جگہ عطا فرمائی' وہ جنت کی نہروں میں اترتے ہیں' جنت کے پھل کھاتے ہیں' عرش کے سائے میں معلق قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں۔

قسمت نگر کہ کشتہ شمشیر عشق یافت
مرگے کہ زندگاں بدعا آرزو کنند

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک الگ ٹیلے پر دفن کیا گیا------۵۹۰ھ/۱۱۹۳ء میں اس پر ایک عظیم گنبد بنا دیا گیا تھا جو بارہویں صدی ہجری تک موجود رہا------

حضور انور ﷺ ہر سال امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر شہداء احد کے ایصال ثواب کے لیے یہاں تشریف لاتے تھے------ہاں' رے شہید ہونے والو! تم کو مبارک ہو کہ

سرور عالم ﷺ تمہارے لیے دعا فرما رہے ہیں------- **وصل علیهم ان صلوتک سکن لهم**------- برسوں اہل مدینہ کا معمول رہا کہ پیروی سنت میں ماہ رجب المرجب میں ہر سال حاضر ہوتے تھے' اب تو ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

شام شب فرقت میں بھی انوار سحر ہیں

غزوہ احد میں فتح و نصرت نے قدم چوم لیے تھے' دشمن فرار ہو چکا تھا' مال غنیمت جمع کیا جا رہا تھا' لشکر کی پشت پر جبل احد کے درے پر رسالت مآب ﷺ کی طرف سے متعین کیے جانے والے تیر اندازوں نے یہ خیال کیا کہ شاید ان کا فرض پورا ہو گیا دوسرے حکم کا انتظار نہ کیا' وہ بھی مال غنیمت کے شوق میں نیچے اتر آئے۔

خالد بن ولید جو اس وقت دشمن کی فوج کی کمان کر رہے تھے ایک دستہ لے کر اچانک عقب سے حملہ آور ہوئے' افراتفری پھیل گئی' کشت و خون کا بازار گرم ہو گیا' اور دیکھتے دیکھتے فتح و نصرت' شکست میں بدل گئی------- غور فرمائیں ارشاد نبوی کی تعمیل کی تکمیل میں ذرا سی غفلت سے کامیابیاں' ناکامیوں سے بدل کر رہ گئیں------- بیشک ہماری کامیابی کا راز عشق مصطفےٰ اور اطاعت نبوی ﷺ میں ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے جو کچھ پایا محبت واطاعت سے پایا------- حضور انور ﷺ کی محیر العقول استقامت اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حیرت انگیز عزم و حوصلے نے اللہ کے فضل و کرم سے قلیل وسائل کے باوجود شاندار کامیابیوں سے ہم کنار کیا اور دشمن یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اسلام سچا مذہب ہے اور تاجدار دو عالم ﷺ اللہ کے سچے اور آخری نبی ہیں چنانچہ ابو سفیان جن کی سرکردگی میں میدان احد میں دشمن کا لشکر حملہ آور ہوا' مشرف بہ اسلام ہوئے------- خالد بن ولید جنہوں نے اچانک حملہ کر کے کشت و خون کا بازار گرم کیا' مشرف با اسلام ہوئے------- ہند جس نے امیر حمزہ کا کلیجہ چبایا تھا' مشرف بہ اسلام ہوئیں------- وحشی غلام جس نے امیر حمزہ کو شہید کیا تھا اور ان کا شکم اطہر چاک کیا تھا' مشرف با اسلام ہوئے------- غزوہ احد میں بظاہر شکست نظر آ رہی ہے لیکن بالآخر جانی دشمنوں نے سر جھکا دیا' پھر جو جان لیتے تھے

وہ جان دینے لگے۔ تاریخ عالم نے یہ حیرت انگیز انقلاب نہیں دیکھا۔

از خیال حضرت جاناں زخود بیزار باش
بے خبر ازخویش باش و باخبر از یار باش

۱۹ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ
۱۰ مارچ ۱۹۹۶ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی (سندھ، پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قیامت کے دن سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز فرمائے، جس دن مال کام آئے گا اور نہ بیٹے، سوائے اس شخص کے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قلب سلیم اور مقبول عمل لے کر حاضر ہوگا، ہماری دعا ہے کہ اس حقیر کوشش کو اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، شہیدوں اور شفاعت کرنے والوں کے سردار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور عظیم المرتبت چچا کے حق میں قبول فرمائے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اے اللہ! ہمارے اس عمل کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما ــــــ اے رب کریم! اپنے دیے ہوئے علم سے ہمیں نفع عطا فرما اور ہمیں فائدہ بخش علم عطا فرما! ــــ آمین!

امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعت کونسل
تنظیم برائے انعقاد روحانی / نعتیہ محافل درود و سلام
و سالانہ مرکزی جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایل ۱۹۵، سیکٹر ۵-ایم، نزد سحر سینٹر و جامع مسجد امیر حمزہ رض،
کالا اسکول نارتھ کراچی۔ کراچی ۷۵۸۵۰

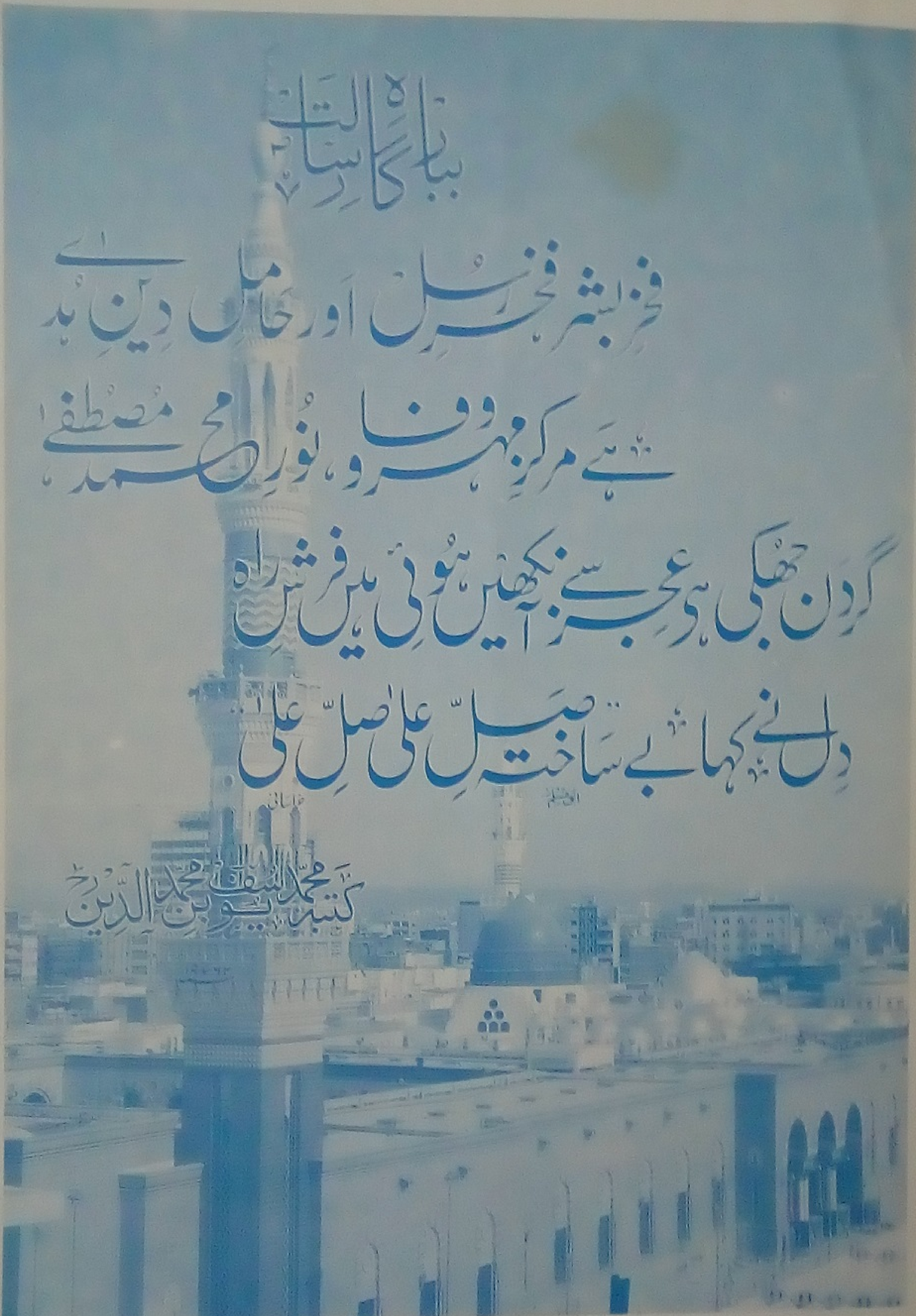

بہ بارگاہِ رسالت
فخرِ بشر فخرِ رسل اور حاملِ دینِ ہدیٰ
ہے مرکزِ مہر و وفا، نورِ محمد مصطفیٰ
گردن جھکی ہی عجز سے آنکھیں ہوئی ہیں فرشِ راہ
دل نے کہا بے ساختہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ
کتبہ محمد یوسف بن محمد الدین

اغراض و مقاصد

۱۔ [illegible] عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] نعت کا اہتمام کرنا۔

۲۔ [illegible] کے
ذریعے [illegible]

۳۔ [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] تعلیم کا اہتمام کرنا۔

۴۔ [illegible] کے درمیان مقابلہ جات [illegible]
[illegible]

۵۔ علمائے اہل سنت کی [illegible] کی شکل میں [illegible]
[illegible] مفت فراہم [illegible]

۶۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]

۷۔ سالانہ مرکزی جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] سے اہتمام کرنا۔

امیر حمزہ نعت کونسل

تنظیم [illegible] سالانہ مرکزی جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم